

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

”إِن تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا“

(القرآن)

فرقہ و ادیت اور تقلید

لفظ تقلید نوع انسانی کیلئے قرآن و سنت میں قطعاً مستعمل نہیں ہوا

از قلم

فضیلہ اشیخ حافظ محمد اسماعیل آسد

صدر المدرسین دارالحدیث محمدیہ حافظ آباد

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و منتیق ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹریک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلسِ حقیقت انسانی کے علماء کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعویٰ مقاصد کیلئے ان کتب کی ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشر ہن سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاؤشوں میں بھر پور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com
🌐 www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
”إِنْ تُطِيعُوهُ فَتَهْتَدُوا (الْقُرْآن)

فرقة والریث والعلیید

ل فقط لعلیید نوع انسانی کیلئے قرآن سنت میں
قطعاً مستعمل نہیں ہوا

اذقلمن

فضیلۃ الرحمۃ حافظ محمد اسماعیل سند

حمد لله رب العالمین الرحمن الرحيم حافظ آبد

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرقہ واریت اور تقليید

الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَحْدَةٌ وَالصَّلٰوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ لَا نَبِيٌّ بَعْدَهُ
اَمَّا بَعْدُ!

کائنات بہت وبد میں اسلام ہی ایک ایسا عمدہ اور مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے انسان کو انسانیت کا درس دیا اور ”لَا فَضْيَلَةَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى عَجَبِيٍّ وَلَا لِعَجَبِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ“ (الحدیث) کہہ کر امن و سلامتی کی بے مثال بنیاد فراہم فرمادی۔ اور عرب و عجم، رنگ و نسل کے تمام ترا امتیازات کو یکسر ختم کر دیا۔ علاقائی نسبت اور سلسلہ ہائے شعوب و قبائل اور قومیت کو باہمی تعارف اور جان پہچان سے بڑھ کر کوئی حیثیت نہیں دی، عزو و شرف اور عظمت و فضیلت کو صرف ایمان و تقویٰ سے وابستہ فرمایا۔

اللّٰہ عز و جل نے بنی آدم کو صراطِ مستقیم پر لانے، اخلاقی اقدار کی تحریک و تزکیہ نفس اور کامل تطہیر کے لیے انبیاء و رسول بھیجے تا آنکہ ہمارے لیے سلسلہ نبوت کی آخری کڑی اور قصر رسالت کی آخری اینٹ تاجدارِ ختم نبوت امام الہدیٰ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو مبعوث

فرقة واریت اور تقلید

4

فرمایا۔ اور ان پر نازل کردہ دستور العمل اور ضابطہ زندگی کو ہمیشہ کے لیے نافذ اعمال ہے ار دیا۔ اور باب نبوت کو قیامت تک کے لیے مقلّل کر دیا گیا۔

آپ ﷺ کی بعثت طیبہ ایسے دور میں ہوئی جس وقت بشر انسانیت سے عاری اور مذہبی لحاظ سے ظلمت کدہ تقلید کے اندر ہیاروں میں الجھا ہوا تھا۔ اور اس اندر ہیر نگری کو ہی راو صدق و صواب سمجھتا تھا۔ اندر یہی حالاتِ محسن انسانیت، امام اعظم سید البشر حضرت محمد اکرم ﷺ نے اللہ وحدہ لا شریک کے تعارف کے ساتھ ساتھ شرک کی نجاست اور تقلیدی خباثت اور پر اگندگی کے خاتمه کے لیے بھر پور جد و جہد کا آغاز فرمایا اور شمع توحید و رسالت سے کائنات کی بے نور فضاؤں کو نورِ بصیرت اور نورِ حریت فکر سے نوازا۔ اور بنی نوع انسان کو وحدتِ ملیٰ کی سلک میں مسلک کرنے کے لیے خطِ استواء (صراطِ مستقیم) کی طرف کمال راہنمائی کرتے ہوئے اس کی صحیح فکر عطا فرمائی، چنانچہ خطیب الدنیا، خطیب اعظم حضرت محمد اکرم ﷺ کے جمۃ الوداع کے موقع پر فصل الخطاب کے یہ جملے ”إِنَّ إِلَهَكُمْ وَاحِدٌ وَنَبِيُّكُمْ وَاحِدٌ وَكِتَابَكُمْ وَاحِدٌ وَّأَبَاكُمْ وَاحِدٌ“ (الحدیث) اس حقیقت کی کشافی کے لیے کافی

فرقة واریت اور تقلید ۵

ہیں۔ تمھارا معبود ایک ہے، تمھارا نبی ایک ہے، تمھاری کتاب ایک ہے اور تمھارا باپ ایک ہے۔

ذراغور فرمائیے اگر اپنے باپ کے ساتھ دوسرے باپ کا تصور نہیں ہو سکتا تو اللہ تعالیٰ کے مقابلہ میں کوئی اور معبود و مسحود اور ہادی برحق پیغمبر آخرا زمان ﷺ کے بالمقابل کوئی اور مطاع کیسے ہو سکتا ہے۔ آپ کا یہ فرمان اقدس اتفاق و اتحاد اور وحدتِ امہ کے لیے بہترین بنیاد ہے۔

اور اس کے برعکس انتشار و اختلاف، تشتت و افتراق اور فرقہ واریت کو فروغ دینے والی کوئی چیز ہے تو وہ تقلید ہے۔ ”إِنَّ كَانَ لِلضَّالَّ أُمُّهُ فَالْتَّقْلِيدُ أُمُّهُ“.

آغازِ نبوت سے تکمیل دین تک اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ نے نوع انسانی کے لیے یہ (تقلید) ناکارہ لفظ قرآن و سنت میں کہیں ذکر نہیں کیا۔

اور بنظیر غائر مطالعہ سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آ جاتی ہے کہ اللہ عزوجل کا ارشاد گرامی: ﴿وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا﴾ اور ﴿وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا﴾ سے ﴿عَذَابٌ عَظِيمٌ﴾ تک کی توضیح و تبیین اور تشريح و تفسیر کے لیے مذکورہ

حدیث قول فیصل اور حرف آخر ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ کی تعلیم و تربیت نے بندگانِ خدا کے لیے اللہ جل شانہ سے دوستی اور شناسائی کے دروازے واکر دیے، نیز اشجار و احجار، مزاروں درباروں اور جن و انس کے لاتعداد خداوں کی غلامی سے آزادی عطا فرمائی، جھوٹے داتاؤں، غوث اور قطب کی چوکھت سے اٹھایا اور ان کی جبین نیاز کو صرف ایک اللہ کے سامنے جھکایا، پھر آپ ﷺ کے اسوہ حسنہ کے اثرات کو چشمِ فلک نے باس انداز بھی دیکھا کہ محمد عربی ﷺ کا تربیت یافتہ یہ غلام کس عزیمت کے ساتھ اُس عظیم القدر پھر سے (جسے حجر اسود کہتے ہیں جو خطا کاروں کے ذنب و آثام کو جذب کرنے پر مامور ہے) باس الفاظ مخاطب ہے:

إِنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَلَا تَنْفَعُ تو بلا شبہ پھر ہے کسی کے نفع لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ و نقصان کا مالک نہیں، اگر میں **صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ** نے اپنے (آقا و مرشد) رسول **يُقَبِّلُكَ مَا قَبَلْتُكَ**. اللہ ﷺ کو تجھے بوسہ دینے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی نہ چوتا۔

مگر وائے ہے ان لوگوں کے لیے جو اپنے خود ساختہ آقاوں

فرقہ واریت اور تقیید 7

اور پشواؤں کی رضا جوئی کے لیے پیغمبر رحمت ﷺ کی احادیث صحیحہ اور سنن پا یزدہ کو رد کر دیتے ہیں جب کہ اس پیغمبر کی اطاعت ہدایت ہے:

إِنْ تُطِّبِعُهُ تَهْتَدُواٰ۔ اگر تم اس کی اطاعت کرو گے تو ہدایت پاؤ گے۔

اور اس کے فرمان کا انکار کفر ہے:

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ كَبِيرَهُ دِيَنَهُ اللَّهِ وَأَرَاسُكَ رَسُولُهُ وَالرَّسُولَ فَإِنْ تَوَلُوا كَي اطاعت کرو پس اگر تم پھر فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ جَاءَ تَوْلِي فَرِزْلَ کو دوست الْكَافِرِيْنَ۔

اور اس کی نافرمانی گمراہی ہے:

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ اور جو کوئی اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی نافرمانی کرے گا فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا مُبِينًا۔ تو وہ کھلی گمراہی میں سراہ ہو گیا۔

بائیں ہمہ یہ لوگ اپنے خانہ ساز "مسارع" کے افکار و اطڑیات نے تائید و نصرت میں احادیث پیغمبر ﷺ پر تغیر سے گریز نہیں کر سکے۔

فرقة داریت اور تقليد لهم لا يحيط بهم علم

8

عشرین لیلة کو عشرين رکعة کر دیتے ہیں۔ ع

تفو بر تو اے چرخ گردان تفو

کیا انھیں رسول کریم ﷺ کا یہ فرمان عظیم یاد نہیں؟

مَنْ كَذَبَ عَلَىٰ مُتَعَمِّدًا جو مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ

فَلَيَسْتَبُوا مَقْعَدَةً مِنَ النَّارِ۔ بامدھے تو وہ اپنا ٹھکانہ آگ

میں بنالے۔

اور کیا "يَحِرِّفُونَ الْكِلْمَ عَنْ مَوَاضِعِهِ" کے مطابق یہ "تحریف" یہودیانہ طرز عمل نہیں؟ العیاذ بالله پھر قرآن و سنت سے ادنیٰ ممارست رکھنے والا باشعور طبقہ یہ سمجھنے میں یقیناً حق بجانب ہو گا کہ امر تشکیک و تحریف یہود و نصاریٰ اور مقلدین میں قدر مشترک کی حیثیت رکھتا ہے، فرق صرف اتنا ہے کہ اہل کتاب اسلام کے کھلے دشمن ہیں جب کہ ان لوگوں نے محمد رسول اللہ ﷺ کہہ کر تقليدي چور دروازے سے آنحضرت ﷺ سے بغاوت کی راہ اختیار کی ہے۔

زبان سے کہہ بھی دیا لا الہ تو کیا حاصل
قلب و نگاہ مسلمان نہیں تو کچھ بھی نہیں

فتنه انکار حدیث کا آغاز اور اس کے اسباب

یہ بات اظہر من الشّمّس ہے کہ قرآن حکیم کی عملی صورت اور تشریع و تفسیر سرور رسولان امام اعظم حضرت محمد اکرم ﷺ کا چہرہ نور، آپ کے وجود مسعود، آپ کی سیرت طیبہ اور آپ کے اقوال و افعال (ذخیرہ احادیث و سنن) کی صورت میں محفوظ و مصنون ہیں اور اس حقیقت سے بھی مفر نہیں کہ آپ ﷺ کی سیرت مطہرہ (احادیث) کی حفاظت ہی قرآن حکیم کے زندہ جاوید ہونے کی دلیل صادق اور واضح علامت ہے۔

حَدِيْثُ حَبِيْبٍ أَحْلَى مِنَ الْضَّرْبِ
يَزِيدُ وَاللَّهُ مِنْ تَكَارَهُ طَرَبٌ
﴿الضرب يقال للعسل الابيض الغليظ﴾

”میرے محبوب کی بات میرے لیے عمدہ شہد سے بھی میٹھی ہے۔ اللہ کی قسم اس کے بار بار دہرانے سے میرا شوق اور بڑھ جاتا ہے۔“

آدم برس مطلب:

یہود و نصاری، مشرکین اور دیگر دشمنانِ اسلام کی ہمیشہ سے یہ

سوچ رہی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اسلام (قرآنی تعلیمات) صفحہ دہر سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے، اور اس بدترین پروگرام کی تکمیل کے لیے صرف اس امر کو بنیاد ٹھہرا�ا کہ آپ ﷺ کی سیرت مقدسہ (ذخیرہ احادیث) کو دھندا دیا جائے تو یہ مخصوص خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے، تب قرآنی تعلیمات ناپید ہو جائیں گی، العیاذ باللہ۔ چنانچہ فتنہ انکارِ سنت کی راہیں ہموار ہونے لگیں۔

اوہ راستو اور اس کے ہم خیال فلسفیوں کے بخس اور مردوں فلسفہ نے تنزیہی، تعطیلی اور تحرییدی افکار کے لیے مہمیز کا کام کیا، چنانچہ اس قسم کے مطرود و نامسعود فلسفیانہ مباحث نے کئی فرقوں کو جنم دیا۔ صفاتِ باری تعالیٰ کے منکرین معرض وجود میں آئے۔

⦿ جہنم بن صفوان سے فرقہ جہمیہ کا آغاز ہوا، جہنم بن صفوان وہ شخص ہے جس کا سلسلہ نسب روحانی اور معنوی طور پر لبید بن اعصم یہودی سے جاتا ہے، جس نے اسلام دشمنی میں رسول اکرم ﷺ پر خطرناک جادو کیا تھا۔

⦿ اور واصل بن عطاء نے اعتزال کی بنیاد رکھی، ایمان و عمل کی بحث میں مرتبہ کبیرہ کی تکفیر اور عدم تکفیر کا مسئلہ فرقہ مرجیہ اور وعیدیہ میں باعث نزاع چلا آ رہا تھا اور یہ مسئلہ حضرت حسن

فرقة واریت اور تقید

11

بصری رشیدیہ سے پوچھا گیا۔

پیشتر اس کے کہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کچھ جواب دیتے واصل نے بولنا شروع کر دیا، چنانچہ حضرت حسن رشیدیہ نے اس کے جواب کو شریعت کے خلاف سمجھتے ہوئے اس سے اختلاف کیا تو وہ ناراض ہو کر حضرت موصوف رشیدیہ کے حلقة درس سے اٹھا اور اپنے ہم نواوں کو لے کر مسجد کے دوسرے کونے میں جا بیٹھا۔ اس پر حضرت حسن رشیدیہ نے فرمایا: "إِعْتَزَلَ عَنَّا" یہ رہی فرقہ معزلہ کی بنیاد۔ نوٹ: صفاتِ باری تعالیٰ کے انکار میں جہنمیہ اور معزلہ اور دیگر کئی فرقے ارسٹو کے خیالات سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ اور کچھ ایسے بھی ہیں جنہوں نے اس فلکر کے ساتھ ساتھ "ارجاء" کی راہ اختیار کی اور مرجیہ کھلائے۔

ف: ارجاء یعنی ایمان سے عمل کو مؤخر سمجھا۔

پھر تقدیر کے منکر قدریہ کھلائے۔ مرجیہ اور قدریہ کے بارہ میں فرمانِ رسول اکرم ﷺ ملاحظہ فرمائیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللُّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللُّهِ صَلَّى اللُّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فرمایا: میری امت میں دو قسم

وَسَلَّمَ صِنْفَانِ مِنْ أُمَّتِيْ¹ کے ایسے لوگ ہیں جن کا اسلام لیسَ لَهُمَا فِي الْإِسْلَامِ میں کوئی حصہ نہیں۔ ① مرجیہ نَصِيْبُ الْمُهُجِيَّةِ وَالْقَدْرِيَّةِ ② قدریہ۔ ترمذی۔ ترمذی۔

لائق صد تحسین ہیں وہ نفوں قدسیہ (اصحاب الحدیث) جنہوں نے کسی بھی حدیث کی حفاظت میں کوئی کوتاہی نہیں کی۔

چشمِ فلک نے مشاہدہ کیا ہے کہ ایک حدیث کی حفاظت کے جرم میں منہ کالا کیا گیا، داڑھی مونڈھ دی گئی پھر بھی دامنِ حدیث سے وابستہ رہے، چنانچہ طلاق المکرہ، لیس "بسی کے تحت جبری طلاق کے جواز کا فتویٰ نہ دیا، یہ ہیں امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ۔ اک کشش ہے جو لیے جاتی ہے ویرانے میں رہ پُر خار سمجھتا ہوں مگر جاتا ہوں اور پھر کسی نے خلقِ قرآن کے مسئلہ پر کوڑے کھائے لہولہاں ہوئے اور کہا: "إِيْتُونَى بِكِتَابِ اللَّهِ أَوْ بِسُنْنَةِ رَسُولِ اللَّهِ" یہ تھے امام اہل سنت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔ خليفة مامون کا نیا حکم:

مسئلہ خلقِ قرآن کا انکار کرنے والے تمام محدثین کو بشمول امام

فرقة واریت اور تقلید 13

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ پابہ زنجیر میرے پاس شام بھیج دو، یہ قصہ ختم کرنے کے لیے ان تمام کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ اس کے حکم کے مطابق محدثین کا یہ قافلہ پابہ جولان شام روائہ کر دیا گیا، شمع رسالت کے یہ پروانے ابھی راستہ میں تھے کہ مامون مر گیا۔

وَلِلّٰهِ دُرُّ الْقَائِلِ۔

آفروختن و سختن و جامعہ دریدن
پروانہ زمن شمع زمن و گل زمن آموخت
منکرین سنت کے دو گروہ:

یہ امر تو اظہر من الشّمس ہے کہ بارہ صد یوں تک کلی طور پر انکاری حدیث کا فتنہ نہ تھا البتہ جزوی انکار کا مرض پرانا چلا آ رہا تھا، فتنہ انکار سنت کے باب میں دو گروہ سامنے آتے ہیں: ① ایک گروہ نے حسبُنا کتابُ اللّٰہ کہہ کر حدیث کو کلی طور پر ٹھکرایا۔ ② دوسرے گروہ نے ظن کی آڑ میں حدیث سے روگردانی کی اور اس کی جیت کا منکر ہوا۔

پہلے گروہ میں غلام احمد قادریانی، عبداللہ چکڑالوی، مستری محمد رمضان گوجرانوالہ، خواجہ احمد دین امرتسری، و دیگر ان کے ہم نوا

ملتاني و گجراني و غيره۔

نیز حافظ اسلم جیراچپوری اور اس کے فیض یافتہ پرویز یہ سب ایک ہی تھیلے کے پڑے ہے ہیں، منکرین حدیث کا یہ بے ادب اور بے شعور ٹولہ محدثین کو بے عقل اور بے وقوف کہتا ہے جب کہ یہ لوگ خود جاہل ہیں۔

پھر ظلمت کدہ جہالت و ضلالت میں مقید و محصور یہ طائفہ مذمومہ و مذحورہ احادیث پیغمبر ﷺ کو بے جا ہدف جرح بناتے ہیں اور آپ کے ارشاد اتو عالیہ اور اخلاق حسنة کو (سنن الہدی) اور ”کان خُلُقُهُ الْقُرْآنُ“ کے بصدق مدل تو ضیحات تشریحات قرآنیہ (احادیث) کا بڑی ڈھنائی سے انکار کر دیتے ہیں، جب کہ یہ واضح طور پر انکار رسالت ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے یہ بد نصیب ٹولہ لفظ رسول اللہ کے مفہوم سے ناواقف ہے کیونکہ اس مقدس لفظ کے مطالب و معانی کو بظیر عمیق دیکھنے اور سمجھنے والا کبھی انکار نہ کی جسارت نہیں کر سکتا۔

بر صغیر میں انکار حدیث کی اساس و بنیاد

بنظر غائر مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ بر صغیر میں اولاً سرسید نے حدیث پیغمبر ﷺ کا استخفاف اور اس کی تفحیک کا بیٹرا اٹھایا، اور پھر حق و باطل اور صدق و کذب کو پرکھنے کے لیے اپنی فکر نارسا کو معیار قرار دے کر امت مسلمہ کو بدترین فتنوں کی آگ میں جھونک دیا، چنانچہ ان لوگوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بن باب ولادت باسعادت اور روح مع الجسد معراج النبی ﷺ و دیگر خوارق (مجازات) کو عقل کے خلاف سمجھتے ہوئے انکار کر دیا۔

سرسید نے جہاں مسلمانوں کو انگلش دانی کا تحفہ دیا ہے وہاں انھیں مقدس فکر رسول ﷺ اور آپ کے اسوہ حسنے سے دور کر کے یہود و نصاریٰ کا کلچرل Cultural اور ان کی سوچ دی۔

چنانچہ بر صغیر میں فتنہ انکار حدیث کی یہ نسبت اول ہے۔

مرزا غلام احمد قادریانی سرسید ہی کے کلیہ پر عمل پیرا ہوا اور اس نے اپنی عقل کو حکم قرار دے کر حدیث پیغمبر ﷺ کی تحقیر کی راہ اختیار کی، جب کہ اس کے مریدوں نے عقل و دانش اور صحیح فکر و نظر کے منبع و سرچشمہ رسالت مأب خاتم النبیین ﷺ کی عقل و فراست

پر مرزا غلام احمد قادریانی کی عقل کو برتر قرار دینے کی ناپاک جسارت کی، معاذ اللہ۔

سرسید کی زندگی کے آخری دور میں مرزا قادریانی نے اولاً مسح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ پھر انگریز کا یہ ”خود کاشتہ پودا“ ایک مدت بعد حنفی مذهب کی حدود و قیود توڑ کر انگریز حکمرانوں کے ایماء پر مدعا نبوت ہوا۔ لعنة اللہ۔ اور اس ملعون کے خلاف برصغیر میں سب سے پہلے جس شخصیت کو قلم اٹھانے کا شرف حاصل ہوا وہ اہل حدیث کے بطل جلیل حضرت علامہ مولانا ابوالوفاء ثناء اللہ امر تسری رضیتیہ تھے۔ بالآخر مرزا نے انہی کو دعوتِ مقابلہ دی تنتیج پیکر صدق وصفاً اسلام کے وزیر دفاع، فاتح قادریان شیخ الاسلام موصوف امر تسری رضیتیہ کی زندگی میں دجال قادریانی۔ لا ہور۔ طاعون میں (ہیضہ میں) بیتلہ ہو کر واصل بہ جہنم ہوا اور ضابطہ نبوت (جس جگہ نبی فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے) کے خلاف لا ہور کی بجائے قادریان میں دفن ہوا۔

نوٹ: شیخ الاسلام مولانا ثناء اللہ امر تسری رضیتیہ مرزا غلام احمد قادریانی کی موت کے بعد کم و بیش چالیس سال تک زندہ رہے، بفضل اللہ تعالیٰ۔

عبداللہ چکڑالوی اور جیراچپوری:

پھر سر سید اور مرتضیٰ غلام احمد قادریانی کے مہیا کردہ اختراقات اور باطل خطوط پر ہی عبد اللہ چکڑالوی نے فتنہ انکار حدیث کی بنیاد رکھی، جب کہ سر سید کی نیچریت NATURALISM سے متاثر حافظ اسلم جیراچپوری اور اس کے روحانی فرزند پرویز (صاحب طلوع اسلام) اور دیگر جادہ مستقیم سے بھٹکے ہوئے ان کے ہم فکر اسی کال کوٹھری کے اسیر ہوئے۔

یا للعجب ولضيعة الفكر والادب۔ مگر اس سب کچھ سے بڑھ کر حیران کن امر یہ ہے کہ اس دور کے عظیم سکالر SCHOLAR اور مفکر مولانا ابوالاعلیٰ مودودی نے حدیث پیغمبر ﷺ کی صحت و سقم کے پرکھنے کا معیار اپنی عقل کو ہی قرار دیا ہے، انہوں نے واشگاف انداز میں حدیث اور اصول حدیث کو اپنے اس خود ساختہ ضابطے کی بھینٹ چڑھا دیا ہے، تفہیمات باب مسلک اعتدال کے مطالعہ سے یہ حقیقت خوب واضح ہو جاتی ہے۔

نیز تحریک ختم نبوت 1953ء میں سزاۓ موت سے رہائی پاتے ہی برکت علی محدثن ہال لاہور میں خطاب کرتے ہوئے مولانا نے لفظ ”دنطن“ کی آڑ میں حدیث اور اصول حدیث کو ہدف جرح بنایا

(حالانکہ یہ اصول وضوابط قرآن وسنت سے مستنبط و مستخرج ہیں) چنانچہ یہ تقریر اور تفہیمات کا مذکورہ باب اس حقیقت کی کشافی کے لیے کافی ہے کہ سرسید کی طرح مولانا موصوف کے نزدیک صدق و کذب اور حق و باطل کا معیار عقل ہے، ذرا غور فرمائیے کیا یہ مسلک اعتدال ہے یا مسلک اعتزال؟ علی هذا القياس موصوف کی تصنیف لطیف ”تجدید واحیائے دین“ اور ان کی بہت سی دیگر کتب کا مواد انکار سنت سے بھر پور ہے۔ بالیقین احادیث و سنن خیر الوری صلی اللہ علیہ وسلم کا استخفاف اور ان سے اعراض کا نام ”اعتزال“ ہی موزوں ترین ہے۔

إِنَّمَا مَنْشَأُ هَذِهِ الْأَفْكَارِ إِلَّا كَاسِدَةُ الْبَاطِلَةِ وَمَبْدُؤُهَا إِلَّا عِتَّازُ الْمُنْسَنَةِ حَتَّمًا.

وَاللَّهُ تَعَالَى يَقُولُ: «فَمَا ذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلَّا الضَّلَالُ»۔

القرآن۔

مترجم حماسہ مولانا ذوالفقار علی حنفی دیوبندی نے خوب کہا ہے:-

**الْعِلْمُ مَا كَانَ فِيهِ قَالَ حَدَّثَنَا
وَمَا سِوَى ذَلِكَ وَسُوَاسُ الشَّيَاطِينِ**

اس پر مستزاد یہ کہ موصوف مسلک اعتدال کے ساتھ مسلک ارجاء سے بھی شناسائی رکھتے ہیں اور پھر عجب العجائب یہ کہ بحر

ظلماً تقلید میں مستغرق ہوتے ہوئے ہر کسی کو سنانِ جارحانہ کا ہدف بنانے میں کوئی تأمل نہیں، فرائیں وارشاداتِ پیغمبر ﷺ کے ساتھ ساتھ براہ راست انوارِ رسالت سے فیض یاب ہونے والے نفوس قدسیہ صحابہ کرام ﷺ، ازوادِ مطہرات ﷺ، بالخصوص صدیقہ کائنات، دام او رسول ﷺ ذوالنورین امیر المؤمنین حضرت عثمان غنیؑ اور امام راشدہادی و مہدی امیر معاویہؑ بھی مولانا موصوف کے مہموم قلم کی کاث سے محفوظ نہ رہ سکے، إِنَّا لِلّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ۔

تقلید اور فقه:

الْتَّقْلِيدُ الْعَمَلُ بِقَوْلِ الْغَيْرِ مِنْ غَيْرِ حُجَّةٍ (مسلم الثبوت) یعنی غیر نبی کی بات پر بلا دلیل عمل کرنے کو تقلید کہتے ہیں۔

شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے دین میں تحریف اور بدعت کے سات اسباب ذکر کیے ہیں جن میں ایک موزی مرض تقلید ہے اور بلا شبہ تقلید لفظ لتنا ردی اور ناکارہ ہے اور کیسا بے نور لفظ ہے جو قرآن و سنت کے مقدس اوراق میں نوع بشر کے لیے کہیں مستعمل نہیں ہوا اور البتہ یہ بہت بڑا الیہ ہے کہ صرف اور صرف انہے جہ کی تقلید

سے عالم اسلام مختلف فرقوں کی نذر ہو چکا ہے اور باہمی آوریزش و منافرتوں، مشاجرات و اختلافات کی کبھی نہ ختم ہونے والی لامتناہی خلیج حائل ہو چکی ہے اور مقلدین احناف اصحاب الحدیث کے بارہ میں ہمیشہ دلی کدورت رکھتے ہیں، خصوصاً دیوبند سے وابستہ حنفی دوست حدیث اور اہل حدیث نے ”ملخصانہ“ بغرض و عناد رکھتے میں سب سے سبقت لے گئے ہیں۔

یہ مسلم حقیقت ہے کہ اغیار کا یار اور حدیث پیغمبر ﷺ سے ضد اور مخالفت رکھنے والا کبھی اہل حدیث کا دوست نہیں ہو سکتا اور یہ بھی تو بدیہی سی بات ہے جو حدیث کا دوست نہیں وہ نبی ﷺ کا دوست نہیں اور جو نبی ﷺ کا دوست نہیں وہ اہل حدیث کا دوست کیونکر ہو گا۔

پس تقلیدی شب کوری (اندھرا تا) کے مریض کے لیے قرآن و سنت کی نورانی لمعات تک رسائی ناممکنات میں سے ہے، الا یہ کہ وہ تائب ہو کر راہِ سنت کو اپنالے۔

توجہ	دانی	عصر	ما	باماجھے	کرد
از	جمال	مصطفیٰ	بیگانہ	کرد	

فرقة داریت اور تقلید فتنہ

حدیث پیغمبر ﷺ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان:

صدق حیف ہے ان مقلدین کے لیے جو ایک طرف تو یوں کہتے ہیں ”لَعْنَةُ رَبِّنَا أَعْدَادَ رَمْلٍ عَلَى مَنْ رَدَّ قَوْلَ أَبِي حَنِيفَةَ“ لیکن انھیں اپنے مقتدا پیشووا کی کوئی بھی وہ بات ناگوار گزرتی ہے جو حدیث پیغمبر ﷺ کی تائید میں ہو، آئیے ملاحظہ فرمائیے:

إِذَا قُلْتُ قَوْلًا كِتَابُ اللَّهِ جب میری بات قرآن حکیم کے يُخَالِفُهُ فَأَتُرُكُوا قَوْلِي خلاف ہوتا سے چھوڑ دو تو پوچھا بِكِتَابِ اللَّهِ فَقِيلَ إِذَا كَانَ گیا جب آپ کی بات حدیث حَبَرُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِفُهُ کے خلاف ہوتا تو؟ آپ نے فرمایا: میری بات کو اُتُرُكُوا قَوْلِي بِخَبَرِ الرَّسُولِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقِيلَ إِذَا كَانَ قَوْلُ الصَّحَابَةِ يُخَالِفُهُ کے خلاف ہوتا تو؟ آپ نے فرمایا: میری بات کو ترک کر دو۔

أُتُرُكُوا قَوْلِي بِقَوْلِ الصَّحَابَةِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ.

(روضۃ العلماء)

فقہ حنفی پر فتویٰ دینا:

فقہ حنفیہ کی ہروہ بات جس پر قرآن و سنت کی دلیل نہ ہو اس پر فتویٰ دینا حرام ہے، حضرۃ الامام کا ارشاد گرامی ہے:-

حَرَمَ عَلَى مَنْ لَمْ يُعْلَمْ بِمَا مَرِيَ بَاتُ كَقُرْآنٍ یعنی جسے میری بات کا قرآن یَعْرُفُ دَلِيلُ آنَ يُفْتَنَ و حدیث سے ثبوت نہ ملے اس کے لیے میری کلام پر فتویٰ دینا بِكَلَامِيٍّ حرام ہے۔

امام موصوف کے اس فرمان سے اس حقیقت کی غایت درجہ کشانی ہو رہی ہے کہ دلیل و جہتم صرف اور صرف قرآن و سنت ہے اور پھر قرآن حکیم کا ارشاد گرامی ہے:-

وَأَنَزَلْنَا إِلَيْكُمْ نُورًا اور ہم نے تمہاری طرف واضح روشنی اتاری ہے۔

وَلِكُنْ جَعَلْنَاهُ نُورًا). اور لیکن ہم نے اس کو روشن بنایا ہے۔

اور اسی مضمون کی دیگر آیات بتلا رہی ہیں کہ قرآن اور بیان قرآن ایسا نور ہے جس سے کائنات روشن و منور ہے اور لوگوں کی بدایت کا باعث ہے۔

لِلَّهِ دَرِ الْقَائِلِ:

وَمَا النُّورُ إِلَّا فِي الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ
إِذَا مَا دَجَى اللَّيْلُ الْبَهِيمُ وَأَظْلَمَا

اور پھر امام موصوف نے ان غیار کی آراء و اقوال کے سہارے
فرقة واریت کے مسموم جراثیم سے معرض وجود میں آنے والے غلط
نظریات و باطل عقائد پر خط شخ پھیرتے ہوئے اس بات پر مہر
تصدقیت ثبت کر دی ہے کہ اصل دین کتاب اللہ اور حدیث
رسول ﷺ ہے۔

اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مذهب ہے اور طائفہ منصوروہ
صحاب الحدیث قیامت تک کے لیے اسی مسلک پر ہوں گے۔
پیر سید عبدال قادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تہتر (۷۳) فرقوں میں سے
ملت واحدہ ناجیہ کے بارہ میں یہی فیصلہ صادر فرمایا ہے پس یہی
لوگ بامراد اور فائز المرام ہوں گے: ”وَلَا إِسْمَ لَهُمْ إِلَّا إِسْمٌ
وَاحِدٌ وَهُوَ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ“ اخ (غنية الطالبين) اور ذرا آگے
چل کر فرماتے ہیں: ”وُهُمُ الْفِرْقَةُ النَّاجِيَةُ فَحَفِظَ اللَّهُ الدِّيْنَ
بِهِمْ“ یعنی اہل حدیث ہی فرقہ ناجیہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے انھی
لوگوں کو حفاظت دین کے لیے منتخب فرمایا ہے۔

عَلَيْكَ بِأَصْحَابِ الْحَدِيثِ فَإِنَّهُمْ
 خِيَارٌ عِبَادُ اللَّهِ فِي كُلِّ مَحْفَلٍ
 لَقَدْ شَرَقَتْ شَمْسُ الْهُدَى فِي وُجُوهِهِمْ
 وَقَدْرُهُمْ فِي النَّاسِ لَازَالَ يَعْتَلِي
 بِرَاوِرَانِ اسْلَامٍ! ذِرَا غُورٌ فَرِمَائِيْں جن لوگوں کے ماحول کو ماہ
 تمام رخ زیبا (سید الانبیاء ﷺ) روشن و منور کر رہا ہو بلکہ اس سے
 بھی آگے جن لوگوں کے قلوب و صدور اور اذھان و افکار کو
 «كَمُشْكُوٰةٌ فِيهَا مِضَبَّاثُ الْمُضَبَّاثُ فِي زُجَاجَةٍ» کے
 بمصداق آفتابِ رُثبات ﷺ سرای منیر کی لمعات و شعائیں صیقلن
 کر رہی ہوں انھیں بے جان اور جھوٹے ٹھٹھائے چراغوں سے کیا
 نسبت؟

گو شمع میارید دریں بزم کہ امشب
 در مجلس ما ماہ رُخ و دست تمام است
علم فقه کی تعریف اور اقسام:

هُوَ الْعِلْمُ بِالْأَحْكَامِ الشَّرْعِيَّةِ الْعَمَلِيَّةِ مِنْ أَدْلَتِهَا التَّفْصِيلِيَّةِ.

تو پڑھ: یعنی جو مسائل و احکام قرآن و سنت سے مستنبط و مستخرج

فرقة واریت اور تقید

ہوں انھیں جانے کا نام علم فقه ہے، اصول فقه کی چوٹی کی کتاب ”وضیح تلویح“ کی اس وضاحت و تبیین سے صاف پتہ چلتا ہے کہ احکام و مسائل شرعیہ میں اصل مأخذ قرآن و حدیث ہے۔

حضرت شاہ ولی اللہ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے فقه کی دو اقسام ذکر کی ہیں: ① حضرت شاہ ولی اللہ^{رحمۃ اللہ علیہ} نے فقه کی دو اقسام ذکر کی ہیں: ② دوسری وہ فقه ہے جو فقہاء متاخرین نے فقہائے متقدمین کے اقوال کو اصل قرار دے کر ان سے مسائل کا استخراج کیا۔ اس دوسری قسم کے مستخرج مسائل کا مجموعہ فقه ثانی کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

جب کہ فقه کی پہلی قسم ہی ان کے اور جملہ محدثین کے نزدیک جنت شرعیہ ہے، پس معلوم ہوا کہ دین میں اصل اور دلیل و جست صرف قرآن و سنت ہے، تو بلاریب دین اور علوم دینیہ کا منع اور سرچشمہ یہی دوامر ہیں۔

وَقَالَ الرَّسُولُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: تَرَكْتُ فِيْكُمْ أَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا رَبَا هُوَ جَبَ تَكُونُ تَمَّا مِنْهُ مَضْبُطًا سَهْلًا كِتَابُ اللَّهِ تَسْكِنُتُمْ بِهِمَا وَسُنْنَةُ رَسُولِهِ.

الحدیث (مؤطا مالک) اس کے رسول ﷺ کی سنت۔

سوال: امام ابو حنفیہ کے حوالہ سے جو فقه حنفیہ موجود ہے کیا یہ تمام فقہ امام صاحب سے سند ا درست ہے؟ اور آپ کے شاگرد اس فقہ کے اکثر حصہ سے اختلاف رکھتے ہیں، اور کیا رسول اکرم ﷺ کے دور سے کا پاکیزہ اور مقدس ترین زمانہ اور پھر صحابہ کرام ﷺ کے دور سے امام موصوف تک کا زمانہ فقہ سے خالی تھا؟ اور کیا **الیومَ أكملُتْ لَكُمْ دِيْنَكُمْ** کے بمصداق رسول اللہ ﷺ پر دین مکمل نہیں ہوا؟ یقیناً مکمل ہوا تو یہ خیر القرون کم از کم ایک صدی تک اس کے آگے تین صدیوں تک کا زمانہ بغیر فقه اور بغیر تشریع و تفسیر کے یوں ہی گزر گیا؟ اور فقہ کا یہ خلا پر نہ ہو سکا؟ اور یہی فقہ دین کی تفسیر و تعبیر ہے؟ اور کیا کتاب مقدس کی توضیح و تبیین کا فریضہ خود ساختہ امام کو تفویض ہوا؟

عزیزان! مذکورہ سوالات کا حال صرف ایک ہی ہے کہ اپنی آنکھوں سے تقليدی سیاہ پٹیاں اتار کر محمد اکرم ﷺ کی گرو راہ کا کاجل اپنی آنکھوں کی زینت بنائیں تو بلا شک طرق سبل خیر کے نورانی در تجھ وا ہوں گے، قلب و نظر کو جلا ملے گی۔

سیلاب رنگ و نور طلوع سحر میں ہے

تابندہ کہکشاں تیری گرد سفر میں ہے
اور پھر ﴿فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ
لِيَتَفَقَّهُوا فِي الدِّينِ﴾ الآیۃ (القرآن) اور ”مَنْ يُرِدَ اللَّهُ بِهِ خَيْرًا يُفْقِهُهُ فِي الدِّينِ“ (الحدیث) تجھے یہ فقہ محمدی اور خیر
القرون میں نظر آنے لگے گی، تقییدی جہالت و ضلالت کے
اندھیاروں سے نکل کر علم و آگہی اور شعور کی منزل حاصل ہوگی،
رحمت عالم ﷺ کے سایہ رحمت اور نورست سے فلاح آخرت کے
مزدہ ہائے جان فزا سے مستفید ہوگا اور تیری دنیا بھی اچھی ہوگی
اور تہ آداب جہاں باñی اور سلیقہ ہائے جہاں داری کا امین ہوگا۔

در جہاں شمع بات افروختی
بندگاں را خواجگی آموختی

نورست سے اقتباس تیری جبیں پر ہوش و خرد کا تابندہ ستارہ ہو
گا اور یہ چہرہ بصیرت و بصارت کے نور سے روشن ہوگا۔

لید	بو جہک	مُشْرِق	ساری	وَظَلَامَه
الناس	فی	الناس	الظلام	الناس
سدف	فی	ضوء	نہار	ونحن

تقلید علم نہیں اور مقلد عالم نہیں:

حافظ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

اجمَعَ النَّاسُ عَلَى أَنَّ يَعْنِي لَوْغُوں کا اس بات پر اجماع
الْمُقْلِدَ لَيْسَ مَعْدُودًا مِنْ ہے کہ مقلد اہل علم میں شمار نہیں
أَهْلِ الْعِلْمِ۔ (کذا فی اعلام)

اس بات کو مزید تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:
إِنَّ التَّقْلِيدَ لَيْسَ بِعِلْمٍ یعنی تقلید علم نہیں اور مقلد پر لفظ
وَإِنَّ الْمُقْلِدَ لَا يُطْلُقُ عَلَيْهِ عالم کا اطلاق نہیں ہوتا۔
لَفْظُ الْعَالَمِ۔

تقلید اور مناطقہ:

منظقوں نے بھی تقلید کو جبل مرکب سے نیچے درجہ دیا ہے،
ملاحظہ فرمائی سلم العلوم تصویرات کی شرح ملاحسن:

إِنَّ أَقْوَى مَرَاتِبِ عِلْمٍ کے مراتب میں سے سب
الْإِنْكِشَافِ الْيَقِينُ ثُمَّ سے اعلیٰ اور قوئی درجہ علم ایقین ہے،
الْجَبَلُ الْمَرْكُبُ ثُمَّ پھر جبل مرکب اور پھر اس سے بھی
الْتَّقْلِيدُ۔ درجہ تقلید کو حاصل ہے۔

اور پھر حاشیہ میں لکھتے ہیں:

الْتَّقْلِيدُ جَازِمٌ وَإِنَّ لَمْ يَكُنْ رَاسِخًا. یعنی تقليد جازم ہے اگرچہ اس میں رسوخ نہیں۔

قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیے، یہ علم و عرفان کا نور اور مرکز اصول و خوابط ہے۔

کچھ قلبی اور رسوخ فی العلم:

معزز و باشرف کتاب قرآن عزیز سے یہ ثابت ہوتا ہے جہاں رسوخ نہیں وہاں ٹیڑھ اور بھی ہوتی ہے:

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ یعنی اے میرے حبیب ﷺ اللہ الکِتَابَ مِنْهُ آیاتٌ رب العزت نے آپ پر کتاب مُحْكَمَاتٍ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ مُحَكَّمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ
وَأَخْرُوْ مُتَشَابِهَاتٍ فَإِمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَبَعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ
أَبْتَغَاهُمْ الْفِتْنَةُ وَأَبْتَغَاهُمْ تَأْوِيلَهُ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ وَالرَّاسِخُونَ فِي

فرقة واریت اور تقید

الْعِلْمَ يَقُولُونَ أَمَنَا بِهِ ایمان والے (رسوخ فی العلم کی کل میں عندر بنا۔) الایة بنا پر) صرف اتنا کہہ دینے پر اکتفا کرتے ہیں (امان بہ کل میں عندر بنا) اور فراست مومن کا مقتضا بھی یہی ہے۔

آدم برس مطلب:

اس آیت کریمہ میں دو فریق کی نشان دہی کی گئی ہے: ① وہ لوگ جن کے دلوں میں کجھی ہے رسوخ فی العلم نہیں، یقیناً وہ ”جزم“ سے عاری تشابہات میں الجھتے فتنوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔
 فسونہاۓ کج در دلهائے: کج
 میرود چوکش کج در پائے کج
 لیکن ایمان دار لوگ راخ فی العلم ہوتے ہیں اور ان کی بات میں جزم و حزم نمایاں ہوتا ہے جب کہ وہ امانا کہہ کر ہر قسم کی رشد و بھلائی کے مستوجب قرار پاتے ہیں۔

فیا حسرۃ علی المقلدین:

مقلد چونکہ دلائل و برائیں سے بے تعلق ہوتا ہے تو بلا ریب دینی فکر معدوم ہو جاتی ہے بنابریں اپنے بے نور مذہب کی تائید و نصرت

فرقة واریت اور تقیید

میں قرآن و حدیث میں تحریف و تاویل کرتے ہوئے ذرا مول خاطر نہیں ہوتا بلکہ اس خران و بطلان میں زندگی کی پوری توانائیاں صرف کر دیتا ہے۔

خاک بدھن مُؤول : کرنی لکھتا ہے :

كُلُّ آيَةٍ وَحَدِيثٍ يُخالفُ یعنی ہر وہ آیت یا حدیث جو
مَا عَلَيْهِ أَصْحَابُنَا فَهُوَ ہمارے بزرگوں کے اقوال
وَقَوْلُهُمْ كُلُّ آوَ مَنْسُوحٌ . وفتاویٰ کے خلاف ہے ہم اسے
بتابویل رد کر دیں گے یا منسوخ
قرار دیں گے۔

تفوبر تو اے چرخ گردان تفوو۔

کیا یہ قرآن و سنت اور اللہ اور رسول اللہ ﷺ سے بغاوت نہیں؟ اور پھر کتنا تفاوت و تباين ہے کہ اہل ایمان اور راسخ فی العلم امنا کہتے ہیں اور اربابِ دلہائے کج فتنہ برپا کرنے کے لیے تاویلات کے تتبع میں الجھے رہتے ہیں۔

باراں کہ در لطافت طبعش خلاف نیست
در باغ لالہ روید و در بوم خاک و خس

ہماری دعوت:

ظلمت کدہ تقلید کی بے برکت فضائیں تیرا مقصود حیات نہیں،
 اس مجھوں اور نامسعود امر سے مکمل کنارہ کشی اختیار کیجیے اور قرآن
 و سنت سے اختلاف و مخالفت کی روشن ترک کرتے ہوئے محمدی
 دانشگا میں تشریف لائیے یہاں علم کے فوارے اور آبشاریں ہیں
 اس پر بہار، عطر بیز اور مشک بار فضاوں میں خوابیدہ دل و دماغ
 بیدار ہوں گے روح کو تازگی ملے گی، ایمان بڑھے گا، مقام رضا
 جنت کا وارث ہو گا جہنم سے دور ہو گا، ذلک الفوز العظیم۔

دین	النبي	محمد	اخبار
نعم	اللطیة	للفتی	اثار
لاتخدع	عن	الحادیث	واهله
فالرأی	لیل	والحادیث	نهار
وصلى اللہ علی حبیبہ خیر الخلق محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم.			

حافظ محمد اسماعیل اسد بن محمد ابراہیم

حافظ آباد

وَمَا النُّورُ إِلَّا فِي الْحَدِيثِ وَأَهْلِهِ
إِذَا مَادَحَى اللَّيلُ الْبَهِيمُ وَأَظْلَمَهَا

أَبُو مُحَمَّدٍ هَبَةُ اللَّهِ الشَّيْرَازِي
(ما خود از مقدمہ تحفۃ الْخَوَذِی)

ترجمہ : جنہیں کفوہ ضلالت سے انہیں بگری جسکی ہوتی
اُس وقت تو رایان صرف حدیث پر غیر حدیث اور اہل حدیث میں ہٹکا

وَدَعْ عَنْكَ أَرَاءَ الرِّجَالِ وَقَوْلَهُمْ
فَقَوْلُ رَسُولِ اللَّهِ أَزْكَى وَأَشَرَّ

لِئَنَّ الْبَنِيَّ وَلَا زَوْجَيَّتَنِ

ترجمہ : لوگوں کی آراء اور ان کے اقوال ترک کر دے، جبکہ
ام المُسْكَن حضرت ﷺ مصطفاً ﷺ کا فرمان سب سے زیادہ
پاکیزہ، بد رحمتہ اتم واضح اور شرح صد کا موجبہ ہے۔

کتبہ شیخ الاسلام

حضرت مولانا حافظ محمد امدادی کی تالیف سورة فاتحہ ہی نماز ہے

بغض اللہ تعالیٰ نہایت مختصر، مدلل، جامع اور رہنمائی ری ہے۔ کتاب کے آغاز میں درج تقریظات اور تبریز میں سے کچھ جملے ملاحظہ فرمائیں۔

”اگر اس رسالہ کو تھبہ اور ضد سے بالاتر ہو کر پڑھا جائے تو ایک حق کے مثلاً شیخ شخص کو شمع را ہدایت کا کام دے گا۔ انشاء اللہ اخ“

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا محمد صدق حنفی صاحب مفتی اعظم مردوخا

”یہ کتاب دریا بہ حباب اندر کا مصدقہ ہے“

شیخ الحدیث حضرت العلام مولانا محمد عطاء اللہ حنفی صاحب
تفصیدہ اللہ بر حمدہ واسعة بیو جیانی شارج زمائل شریف لا ہور

”فی الواقع یہ رسالہ بر این و دلائل کا ایک موافق دریا ہے جو تقلیدی
تکالوں کو بھا کر لے گیا ہے اخ“

مفتی اعظم کار علامہ مولانا حبیم محمد صادق صاحب مفتی کشیرہ سیاکلوٹ

نیز اس کتاب میں قرائیہ فاتحہ خلف الامام کی حقانیت پر
مقلدین احتجاف کے کبار علماء کی فیصلہ کن تحریر ہیں

مکتبہ اصحاب الحدیث ملنے کا پتہ

حافظ پلازا، پہلی منزل، دوکان نمبر 12، مچھلی منڈی، لاہور۔ فون: 0301-4227379